المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا

الحمد للہ والمنۃ

گوہر اقبال

(یعنی)

مجموعۂ نظمہائے تہنیت و تاریخ ولادت

برخوردار محمد رضی الرحمن سلمہ اللہ تعالےٰ

(مرتبہ)

علیا جناب نفیس دلہن صاحبہ

آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس

(باہتمام)

محمد عبد العلیم (علیگ)

سنہ ۱۳۴۰ھ

در مطبع اعظم جاہی حیدرآباد دکن طبع

نمبر مطبع ۱۸۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور و سرور دیدہ و دل محمد رضی الرحمن سلمہ اللہ تعالےٰ
کے پیدا ہونے کی خبر جب دکن پہنچی اور یہاں سے بذریعہ
اخبار "تہذیب نسواں" اطراف ہند و دیگر دور دست
مقامات میں پھیلی تو ہر طرف سے مبارکباد اور خوشی کا غلغلہ بلند
ہوا۔ اور اخلاص بھری مسرت کے موتی تہنیت اور تاریخ کی
صورت میں منظوم ہو کر آنے لگے جن کو میں نے دو حصوں میں
ترتیب دیا ہے۔ پہلے میں وہ تاریخیں اور نظمیں ہیں جو حضرات

علامہ شروانی کے احباب مخلص کے جذبات شادمانی کا نتیجہ ہیں۔ خود جناب ممدوح نے جو تاریخ اقتباس قرآنی سے نکالی ہے وہ مولود سعید کے مناسبت رسمی' اور دینی و دنیاوی خیر وسعادت کے لئے نہایت جامع دعا ہونیکے اعتبار سے قطعاً الہامی ہے۔ دوسرے حصّہ میں اُن مخلص عزیز بہنوں کی نظمیں ہیں جنہوں نے اس قدر دور دراز سے اس مسرت میں غائبانہ شرکت فرماکر میری خوشی کو دوچند بلکہ دہ چند کردیا ان کی اس محبت وعنایت کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں خداوند کریم اُن کو شاد و خرم رکھے آمین۔

نفیس دُلہن

۲۱ شوال سنہ ۱۳۴۰ھ   بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تاریخ ولادت نورِ چشم رضی الرحمن سلمہ اللہ تعالیٰ از حضرت

علامہ شروانی اقتباس کلام ربّانی

وجعلہ (یا) ربّ رضیا

۳۹ ھ ۱۳

از جناب حافظ سید جلیل حسن صاحب جلیل فصاحت جنگ

اُستاد شہریار دکن

للہ الحمد ریاست کا ستارہ چمکا

فلک عزّ و شرافت کا ستارہ چمکا

فخر کا ناز کا عزت کا گہر ہاتھ آیا

علم کا دین کا دولت کا ستارہ چمکا

وہ خوش اقبال ہوا فضل خدا سے پیدا

دھوم ہے برج کرامت کا ستارہ چمکا

ہے یہ فرزند جگر بند حبیب الرحمان

جن کے پرتو سے صدارت کا ستارہ چمکا

صدر ایوان ہدیٰ بدر سپہر تقویٰ

جن سے ارکان شریعت کا ستارہ چمکا

ہو مبارک اب جد کو یہ سعید ازلی

سب پہ روشن ہو کہ قسمت کا ستارہ چمکا

بہر تاریخ ہے یوں نور فشاں کلک جلیل

واہ کیا اوج سعادت کا ستارہ چمکا

۱۳ھ ۳۹

ایضاً

اے حبیب زمانہ صدر صدور

آفتاب سپہر دین متیں

ہو مبارک یہ آپ کو پوتا
ماہ رو، ماہ پارہ، ماہ جبیں
عمر دے خضر کی خدا اُس کو
رہے سرسبز زیر چرخ بریں
جاہ و اقبال میں سکندر ہو
ملک علم و عمل ہو زیر نگیں
نذر ہے یہ جلیل کی تاریخ
کہ "جواں بخت ہے یہ طفلِ حسیں"
۱۳ ھ ۳۹

نام تاریخی از جناب حاجی احمد سعید خاں صاحب مرحوم رئیس بھیکم پور
رضی الرحمٰن — توفیق محمد خاں

از جناب مولوی لطیف احمد صاحب اختر مینائی لکھنوی۔ ناظم و معتمد امور مذہبی سرکار عالی

مہ دین فلک رتبہ صدر الصدور

فرید جہاں فخر اہل کمال
نبیرہ خدا نے دیا آپ کو
بلند اختر و فرخ و مہ جمال
نہال تمنا ہوا بار ور
زہے رحمت خالق ذوالجلال
کھلے گل، مسرت کی آئی بہار
ہوئے دوست خرم عدو پائمال
بڑھے آپ کے سایہ میں صبح و شام
جواں ہو کے، ہو پیر یہ خرد سال
بڑی عمر پائے بڑی شان ہو
طفیل شہ دین و اصحاب و آل
یہ اختر نے سال ولادت لکھا
کہ خورشید اقبال جاہ و جلال
۱۳ ھ ۳۹

از سید علی احسن صاحب احسن مارہرہ ضلع ایٹہ

چوں حبیب رحماں خاں از لطف یزداں
یافت سعد فرزندے لخت دل مبارک پے
عمر او فزوں بادا خصم او زبوں بادا
در جہاں مصوں بادا ز اختلاف شمس و فے
مہ ز رونق چہرش داغ بر جبیں دارد
گل ز شوکت حسنش کردہ بر رخ خود خوے
ہر زماں بود روزی باہمی و بہروزی
یمن ہائے تو بر تو یسر ہائے پے در پے
می وزد صبا ہر سو می دمد ز گلہا بو
فرودیں نمودہ رو گشتہ طے بساط دے
شکر ایزد منان میکنم ادا از جاں
گشتہ جد و اب شاداں از جمال روئے دے
بہر سال تاریخش از سروش پرسیدم

آمدہ ندا از غیب لخت دل مبارک ہے
۳۹ ۵ ۱۳

از سید شبیر حسین صاحب اختر نقشبندی الوری

عالم خواب مجھے لے گیا کل رات وہاں
حیدر آباد جسے کہتے ہیں سکان جہاں
میں نے اس شہر کو دیکھا تو مری آنکھوں میں
پھر گیا دیکھتے ہی نقشۂ گلزار جناں
فی الحقیقت تھی وہاں بارش انوار الٰہ
فی الحقیقت تھا اسی شہر پہ فضل رحماں
نہ کہیں جنگ و جدل اور نہ کہیں شر و فساد
جس طرف دیکھئے موجود وہاں امن و اماں
نظر غور سے دیکھا تو علاوہ اس کے
نظر آئے مجھے کچھ خاص طرب کے ساماں
فرط حیرت سے ادھر اور ادھر دیکھتا تھا

اور کہتا تھا یہ دل میں کہ خداوند جہاں

مطلع ثانی

آج کیا بات ہے کیوں غنچہ و گل ہیں خنداں
مرغ و طاؤس ہیں کیوں زمزمہ سنج و رقصاں
آج کیا بات ہے ہر سمت کیے جاتے ہیں
حیدرآباد دکن میں جو طرب کے ساماں
آج کیا بات ہے کیوں لوگ چلے آتے ہیں
یا الٰہی یہ جمع ہوتے ہیں کس کے مہماں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مل جل کر
آج جاتے ہیں یہ کل فوج کے سردار کہاں
کل دفاتر سے چلے جاتے ہیں کیا جانے کدھر
اہلکاران و وبہیران معہ حکاماں
جبہ حلہ سے یہ آراستہ ہو کر یارب
صاحب علم شریعت ہوئے کس سمت رواں

آج کیا بات ہے کل شہر فرحناک ہے کیوں
لفظ احمد ہر اک شخص کے ہے ورد زباں
آئی آواز کہ اختر تجھے معلوم نہیں
ہیں یہاں صدر شریعت جو حبیب الرحماں
اس کے فرزند کو فرزند خدا نے بخشا
تہنیت کے لئے جاتی ہے یہ مخلوق وہاں
ہو گیا سُن کے دل زار شگفتہ میرا
پھر گیا سامنے پھر فصل بہاراں کا سماں
ہوا معمور مسرت کی امنگوں سے وہ دل
ایک مدت جو رہا سوز دروں سے بریاں
اے تری شان کے قربان کھلایا اس کو
جس گل گلشن اقبال کا تھا میں خواہاں
اے خدا خوب سنیں تو نے دعائیں میری
اے خدا خوب نکالے میرے دل کے ارماں
میں تری حمد لکھوں میرے قلم کی طاقت؟

میں ترا شکر کروں؟ میرے دہن میں وہ زباں
تیری اس بندہ نوازی پہ مری جان نثار
تیری اس ذرّہ نوازی پہ ہمہ تن قرباں
میرے مخدوم خوش اقبال عمیم الاخلاق
آفتاب حشم و نیّرِ دین و ایماں
اختر برج مہی صدر صدورِ مذہب
مولوی صاحب ذیشان حبیب الرحماں
تھی یہ مدت سے تمنا کہ دکھائے اللہ
اپنے افضال سے فرزند حبیب الرحماں
ہو مبارک ہوا فرزند کو فرزند نصیب
جس کی ضو سے ہوا مشکوی مبارک تاباں
ہو مبارک یہ رجب اور یہ بارہ تاریخ
ہو مبارک یہ سنہ و سال بفضلِ یزداں
سال رفتہ میں یہی ماہ رجب کی بارہ
تھی کہ بیٹے کو ملی اہلیۂ غنچہ دہاں

اور اسسال اِسی ماہ مبارک میں ہوا
اسی تاریخ کو فرزند عبید الرحماں
عین شادی میں یہ ہاتف نے مجھے دی آواز
سال ہیں ذیل کی تاریخ سے پیدا و عیاں

مطلع تاریخی

شمع مجلس گلِ رعنائے عبید الرحماں
قدر عنا گلِ بستان حبیب الرحماں
۱۳۲۹ھ
فردِ عالم مہِ تابانِ عبید الرحماں
۱۳۲۹ھ
راحتِ جسم دلارام حبیب الرحماں
۱۳۲۹ھ
قابلِ قدرِ فرح بخش نفیسہ دلہن
۱۳۲۹ھ
فہم روشن درِ اقبال بہارِ امکاں
۱۳۲۹ھ
صدقِ دل سے یہ دعا ہے کہ خداوند کریم
اس کے سر پہ ہو ترا دامن فضل و احساں
باپ دادا کو میسر ہو سدا اوج و عروج

ماں کو دادی کو میسر ہوں طرب کے ساماں

ہو بزرگوں کی طرح فخر زمانہ یہ پسر

بول بالا رہے اور نیرّ قسمت رخشاں

اور بھی حسرتؔ دردانہ کو دینا فرزند

ان کی اولاد سے آباد رہیں لاکھ مکاں

از برادرِ عزیز مولوی محمد عبدالحمید خاں صاحب اسسٹنٹ

پروفیسر فارسی جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

جب مژدۂ جاں بخش علی گڑھ سے یہ پہنچا

اللہ نے منجھلے کو دیا نور نظر ہے

تھا فکر میں تاریخ ولادت کی کہ ناگاہ

ہاتف نے ندا دی کہ "جواں بخت پسر ہے"

۱۳۳۹ھ

ایضاً

بعزیزی عبید رحماں خاں

حق ز لطف و کرم پسر بخشید

مشتری طالعے و زہرہ جبیں
غیرت ماہ و رشک خورشید
یارب ایں نونہال دولت باد
سربلند و مخلد و جاوید
باد ایں نور چشم جد و پدر
نیک اختر، خجستہ بخت و سعید
سال میلاد ایں ہمایوں فال
عقل با صد نشاط چوں پرسید
سر کلکم نوشت تاریخش
ثمر نورس بہار امید
۱۳۲۹ھ

از جناب مولوی محمد عبد الوہاب صاحب عندلیب حیدرآبادی
اڈیٹر رسالہ واعظ۔ حیدرآباد دکن

حامی دین و شرع صدر صدور
کہ ز عدلش جہاں بود خرسند
آنکہ از مہر و لطف دلہا را

عالمے را در آورد بکمند
فاضل ارجمند قدر شناس
عالم بے عدیل دانشمند
دل او آفتاب عالمتاب
سینۂ پاکش آسمان بلند
ملک و دولت زجود او خرم
بذل و جود از وجود او خرسند
آسماں زیر پایۂ اقبالش
می نہد فرش پرنیان و پرند
دولتش گنج بخش چوں خورشید
ہمتش ہمچو آسمان بلند
پسرے داد حق بفرزندش
آفتاب انتساب و مہ پیوند
از پے حفظ چشم بد ہر صبح
آسماں مجمر و ستارہ سپند

ہر سحر خواند آسماں بر خش
سورۂ نور بہر دفع گزند
طول عمرش بکامیابیہا
بود از طول عمر خضر دو چند
جد والا گہر ازو خرم
دل مام و پدر ازو خرسند
میچمد در ریاض آمالش
شاخ نورستہ ازنہال بلند
گل بیار است بزم عیش طرب
برلب از خندہائے شکر خند
نغمہ کش عندلیب بر سر بزم
از تو سال ولادت ار پرسند
مشفق من "عبید رحمن" را
داد خالق۔ خلف سعادتمند
۱۳ ھ ۳۹
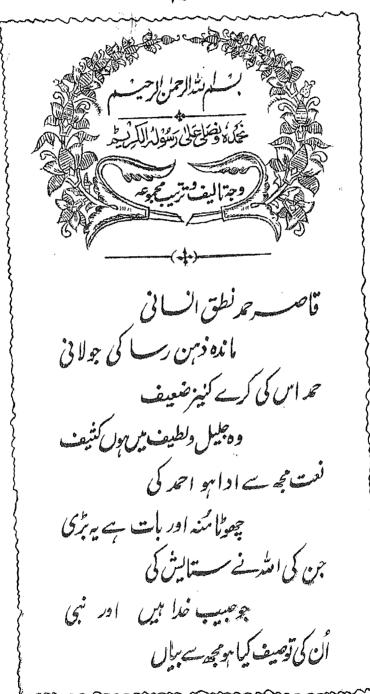
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجہ تالیف وترتیب مجموعہ

قاصر حمد نطق انسانی
ماندہ ذہن رسا کی جولانی

حمد اس کی کرے کنیز ضعیف
وہ جلیل ولطیف میں ہوں کثیف

نعت مجھ سے ادا ہو احمد کی
چھوٹا منہ اور بات ہے یہ بڑی

جن کی اللہ نے ستایش کی
جو حبیب خدا ہیں اور نبی

اُن کی توصیف کیا ہو مجھ سے بیاں

بے بضاعت ہوں ایک میں انساں
ہے یہ مقصود نظم آرائی
ہے یہ منشائے خامہ فرسائی
دل کی میری مراد بر آئی
باغِ امید میں بہار آئی
پھولا گلشن ہے آج حسرت کا
فضل ہے یہ خدائے برتر کا
ہوا بیٹا عبید رحماں کے
نیکخو اور سعید دوراں کے
نور دیدہ عبید رحماں کا
گل نورس ہے اس گلستاں کا
نور آنکھوں کا قلب کا ہے سرور
یمن برکت سے خانہ ہے معمور
مہ حسن و جمال ہے یہ پسر
آفتاب کمال ہے یہ پسر

کیا مبارک ہے روز و شب مہ و سال
ہے یہ احسان ایزد متعال
جس نے یہ مہ جمال بخشا ہے
ننھا سا نونہال بخشا ہے
کھل گئی آج میرے دل کی کلی
حق نے آنکھوں کو تازگی بخشی
دل خوشی سے ہے باغ باغ مرا
نور کاشانہ ہے چراغ مرا
اس کی پیدائش ہمایوں پر
آ گیا تہنیت کا اک دفتر
ہو کے احباب نے نہایت شاد
بھیجی ہر سمت سے مبارک باد
ان کی اس لطف کا عنایت کا
کرتی ہوں صدق دل سے شکر ادا
بالخصوص ان عزیز بہنوں کا

بے ریا۔ باتمیز بہنوں کا
جن کو اشعار سے ہے دلچسپی
جن کو ہے ذوق نظم آرائی
تہنیت میں عزیز بچے کی
کہہ کے تاریخ بے بہا بھیجی
طول مضمون سے ہیں ڈرتی ہوں
اس محبت کا شکر کرتی ہوں
اسی ممنونیت کا ہے اظہار
طبع کروا دئے ہیں سب اشعار
طبع ہونے سے ہے غرض یہ بھی
خیر سے آئے جب وہ نیک گھڑی
فضل ایزد سے جب یہ ہوگا جواں
جوہر طبع اس کا ہوگا عیاں
جب سخن فہم ہوگا نام خدا
دیکھے گا وہ بھی تب یہ مجموعہ

ہوگا میمونی تولد کا
اس کی آنکھوں کے سامنے نقشا
یاد آئیگا عالم طفلی
ساعت نیک جسم تولد کی
کیسا کچھ شاد اور خوش ہوگا
دیکھیگا جبکہ وہ یہ مجموعہ
ہوگا مجموعہ یادگار زماں
جو دکھائیگا منظر شاداں
واہ کیا دھوم تھی تولد کی
کیا ولادت میری مبارک تھی
ایک عالم نے دی مبارک باد
محو دل سے نہ ہوگی انکی یاد
الغرض میرا مدعا ہے یہی
مقصد راحت انتہا ہے یہی
سارا عالم ہو وقف شادانی

دکھنی ہندی اور ایرانی
واسطے جسکے ہے یہ جشن خوشی
تہنیت جس کے ہے تولد کی
آئے جس کے لئے مبارک باد
وہ رہا بے خبر تو کیا ہے مفاد
اس لئے میں نے سعی و ہمت کی
ہے یہ غایت مری مسرت کی
جمع کردی ہیں سب مبارک باد
کہ ہو ذکر طرب مبارک باد
خالق دو جہاں سے اب ہے دعا
رکھے محفوظ چشم بد سے سدا
عمر فرزند کو ملے طبعی
ہو شگفتہ ہمیشہ دل کی کلی
سیرت خوش ملے وہ رب قدیر
جس سے دل ہوں زمانہ کے تسخیر

بخت و اقبال میں سکندر ہو
جاہ و حشمت میں مثل قیصر ہو
(نفیس دلہن)

از صادقہ بیگم صاحبہ
شہلیا

مبارک ہو دادا کو مولود یہ
مبارک ہو ماں باپ کو یہ پسر
مبارک ہو نعمت یہ اولاد کی
یہی راحتِ دل ہے نورِ نظر
عمر اور اقبال تاباں رہے
دعا ہے یہی سب کی شام و سحر
ہوئی فکر تاریخ جب صادقہ
کہا میں نے مولود بخت جگر

۱۳۵۹

تہنیت ولادت نور چشم رضی الرحمن سلمہ اللہ تعالیٰ

از سیدہ زینب بی بی

خمرہ پور

زہے صدر الصدور حیدر آباد

مبارک ان کو پوتا صورت بدر

خدا مولود کو دے عمر خضری

سکندر بخت ہو یہ زینت صدر

لکھی زینب نے تاریخ ولادت

سراج دین بدر لیلۃ القدر

۱۳ ھ ۳۹

ایضاً

ہو مبارک تمہیں فرزند عبید الرحمن

حق تعالیٰ نے تمہیں خاص یہ بخشا ہے پسر

حسن میں یوسف ثانی ہے یہ مولود سعید

اثر نطق میں ہمپایۂ عیسیٰ ہے پسر

بارک اللہ جبیں، صل علیٰ حسن ملیح
قدرت خالق اکبر کا تماشا ہے پسر
اس کی خوشبو سے معطر ہے مشام کونین
باغ عالم میں برنگ گل رعنا ہے پسر
حق تعالیٰ دے اسے علم وسیع و وہبی
سب کہیں واسطہ "علم الاسما" ہے پسر
بارہویں ماہ رجب روز چہار شنبہ
روز پُر نور مہ سعد کا پیدا ہے پسر
مصرعہ سال تولد یہ لکھا زینب نے
پاک باطن ہے پسر چاند کا ٹکڑا ہے پسر

ایضاً

مبارک طفل مہ طلعت سلامت مہ جبیں لڑکا
مبارک نام آور باپ کا نام آفریں لڑکا
بلائیں لیتی ہے اماں دعائیں دیتی ہے دادی

وہ دیکھو ہے سراپا شان رب العالمیں لڑکا

یہ مولود مبارک ہے فرشتہ شکل انساں میں

بظاہر آدمی باطن میں ہے روح الامیں لڑکا

یہ پوتا اُن کا ہے جو آفتاب علم مشرق ہیں

یہ بیٹا ان کا ہے دادا کا ہی جو بہتریں لڑکا

سروش غیب نے سال ولادت یہ لکھا زیب

گل نوبادہ یا مہ پارہ یا تارہ گزیں لڑکا

۱۳ھ ۳۹

از نوشابہ خاتون صاحبہ حیدرآباد دکن

مبارک بوستان آرزو میں پھر بہار آئی

نوید جانفزا لے کر نسیم خوشگوار آئی

ضیائے نورپاش گیتی تاریک تار آئی

ہوائے دلکشائے رحمت پروردگار آئی

ہوا نخل تمنا میں بفضل رب ثمر پیدا

ہوا فرزند حسرت کے نکو طالع پسر پیدا
وہ حسرت نام نامی جن کا اسم با مسمیٰ ہے
حبیب رب رحماں جن پہ نازاں بزم دنیا ہے
وہ جن کی ذات عالم وفن میں مشہور زمانہ ہے
وہ جنکے نام سے اک رنگ لطف رب ٹپکتا ہے

رئیس ہند ہیں شان و شکوہ بزم مسلم ہیں
فقیہ بے عدیل و ماہر ہر فن ہیں عالم ہیں
وہ ہیں مہر درخشاں آسمان علم و حکمت کے
دلوں پر کیوں نہ سکے بیٹھ جائیں انکی عظمت کے
زباں پر ایک عالم کے ہیں چرچے اس عنایت کے
مسلماں معترف ہیں آپکے احسان ملت کے

حبیب رب رحمٰں ہیں لقب صدر الصدور انکا
آوازہ جود و عطا نزدیک و دور انکا
فروغ بزم علم اور صاحب فہم و حکم کہئے
رفیع المنزلت کہئے انہیں عالی ہمم کہئے

ضیا بخش جمال ملت خیر الامم کہئے
بجا ہے آپ کو گر منبع فیض اتم کہئے

رفاہ عام کی دُھن مشغلہ ہے خدمت قومی
محرک درد قومی کی ہے اُنکی الفت قومی

نہیں اب غلبۂ جہل وسفاہت شرع وملت پر
دکن سے شغل بدعت سب مٹائی آپ نے یکسر

ہے جلوہ رحمت حق کا یہاں ہر دم ضیا گستر
دکن پر سایہ افگن اب ہے فضل خالق اکبر

وہ سرگرم عملؔ بہبودی ملت میں کوشاں ہیں
چراغ بزم علمؔ وصورت خورشید تاباں ہیں

پیام عیش لائے کونسا دن اِس سے بڑھکر ہے
تمنا تھی ہمیں جسدن کی وہ دن اب میسر ہے

بہارستان حسرت میں کھلا تازہ گل تر ہے
زباں محو سپاس رحمت خلّاق اکبر ہے

ہوا ہے گلشن امید میں رنگ اثر پیدا

نہال آرزو میں اک ہوا تازہ ثمر پیدا
بہار جانفزائے گلشن حسرت مبارک ہو
طلوع آفتاب منزل حشمت مبارک ہو
یہ فرزند قمر طالع نکو طلعت مبارک ہو
یہ پوتا آپ کو اے آسماں رفعت مبارک ہو
جبین ناز سے نورِ تمنا جلوہ گستر ہو
یہ بچہ چودھویں کے چاند سا اللہ اکبر ہو
بس اے نوشابہ شاداں کہ ہنگام اجابت ہے
یہ کہہ اللہ سے جب تک قیام بزم عشرت ہے
بہار باغ ہے جب تک گلو نہیں رنگ و نزہت ہے
ترے بندوں پہ جبتک سایہ افگن تیری رحمت ہے
الٰہی عالم ہستی میں اُن کو شادماں رکھنا
کمال اوج میں غیرت فزائے آسماں رکھنا

ایضاً

حق عطا کرد عبید رحماں را   پسرے خوش جمال عالی جاہ

سال تاریخ گفت نوشابہ جلوہ فرما شد او فروغ ماہ

۱۳ھ۳۹

از زہرہ اختر بیگم صاحبہ المتخلص بہ "زہرہ" الوری

مکرمہ و غریب آشنا نفیس دلہن
تمہیں یہ جشن طرب انتما مبارک ہو
ہوئی تمہارے چمن میں وزاں نسیم مراد
کہ جس سے غنچۂ دل کھل گیا مبارک ہو
خدا سے مانگ رہی تھیں جو آپ شام و سحر
بلا جناب کو وہ مدعا مبارک ہو
ہزار شکر پسر کے پسر ہوا پیدا
حضور کو یہ گل خوشنما مبارک ہو
ہوا ہے دید سے جس کے سکون قلب نصیب
وہ نور چشم بفضل خدا مبارک ہو
جو چار چاند لگا کر کریگا روشن نام

عبید کو وہ مہ پُرضیا مبارک ہو

بہن نفیس دلہن آپکو یہ نور العین

بحق حضرت خیر النسا مبارک ہو

یہ مہ جبیں میری صدّ الصدور شروانی

بعز حضرت شیر خدا مبارک ہو

ندائے غیب ہوئی بہر سال اے زہرہ

یہ ماہروے مسرت فزا مبارک ہو

۱۳ ھ ۳۹

ایضاً قطعہ

چوں پسر عبید رحماں

گردوں بہ نشاط رنگ بربست

زہرہ بفلک بگفت زہرہ

"خیرات حسین" سالِ او ہست

۱۳ ھ ۳۹

از خدیجہ بیگم صاحبہ بحرین خلیج فارس

خدا کے فضل سے آراستہ گلستاں ہے
نظر اٹھاؤ جدھر خرمی کا ساماں ہے
نوید لائی ہے بہجت فزا نسیم سحر
چمن میں آمد مہمان فخر بستاں ہے
بفضل رب ہوا طالع ہے ہند میں وہ ماہ
جبین نور سے جس کے جہاں درخشاں ہے
وہ رخ کہ دیکھ کے مہتاب جسکو شرمائے
وہ حسن دیکھ کے جسکو زمانہ حیراں ہے
وہ ماہ پارہ ہے بیٹا عبید رحمان کا
وہ نور چشم جناب حبیب رحماں ہے
وہ نور چشم و جگر بند ہے بلند اقبال
کہ جس کا اختر قسمت ابھی سے رخشاں ہے
وہ آفتاب سپہر کمال ہے یہ پسر

کہ ذرّہ ذرّہ بنا آج مہر تاباں ہے

شگفتہ غنچۂ دل ہو گیا نفیس دلہن

یہ پوتا تم کو مبارک عطائے رحماں ہے

ہرا بھرا رہے یارب چمن یہ حسرت کا

یہی دعا ہے کہ وہ کہ جو ثنا خواں ہے

خدا دراز کرے عمر جاہ و شوکت دے

وہ شان اسکو عطا ہو جو اسکے شایاں ہے

الٰہی خوش رہیں دنیا میں نفیس دلہن

انیس صنف اناث اور فخر نسواں ہے

وہ کار ہائے رفاہ اناث اسنے کیئے

کہ جس کا فرقۂ نسواں رہین احساں ہے

دعا ہے یہ کہ سلامت رہے ہزار برس

کہ جس کے دم سے چمن اپنا رشک بستاں ہے

از سایرہ بیگم صاحبہ
بستی دانشمندان

یہ پیغام لائی ہے بادِ صبا
کروں کس زباں سے میں شکر خدا

حبیب بن حسرت کو اللہ نے
پسر نیک اختر عنایت کیا

پھلے پھولے نخل مراد حبیب
بہاریں خوشی کی دکھائے خدا

ملے خضر کی عمر مولود کو
یہ ہے بینوا سایرہ کی دعا

نہ ہو ظلمتِ خانہ کافور کیوں
کہ نور بصر آج پیدا ہوا

مبارک ہو صدر الصدور دکن
یہ پوتا فریدوں حشم مہ لقا

مبارک ہو دُردانۂ خوش مقال

کہ گلشن تمنا کا پھولا پھلا
مبارک مبارک جناب حمید

پسر خوبرو اور مسرت فزا
خدا اس کی خوشیاں دکھائے تمہیں

زمانہ تمہارا ہو مدحت سرا
ترقی ہو اقبال میں جاہ میں

بر آئے تمہارا ہر ایک مدعا
پھلے پھولے دنیا میں یہ نونہال

بڑھے اس کا اقبال اور مرتبا
محامدٗ محاسن خصائل ہوں نیک

نمونہ بنے جد ذی جاہ کا

از نور جہاں صاحبہ رنگون

شگفتہ غنچۂ دل ہوگیا مبارک ہو
تمہیں یہ جشن مسرت فزا مبارک ہو

خدا نے چاندسا پوتا عطا کیا تم کو
ہے فضل رب تمہیں شکر خدا مبارک ہو

جہاں میں پھولو پھلو تم بہن نفیس دلہن
ہمیشہ سایۂ فضل خدا مبارک ہو

بنا ہے رشک ارم آج قصر حسرت کا
ہے بقعہ نور کا دولت سرا مبارک ہو

پسر یہ لخت جگر ہے عبید رحماں کا
چمن خوشی کا یہ پھولا پھلا مبارک ہو

قبول خاطر عالی ہو آج نذر سخن
ادب سے کہتی ہے مدحت سرا مبارک ہو

زمیں پہ غلغلۂ تہنیت بپا ہے آج
بر آیا مقصد دل مدعا مبارک ہو

اُٹھاؤ ہاتھ بہن بارگاہ رب میں تم
مدام شام و سحر ہے دعا مبارک ہو

الٰہی عمر میں برکت دے طفل مہ رُو کے

فزوں ہو جاہ بڑے مرتبہ مبارک ہو

از امینہ بیگم صاحبہ راولپنڈی

فصل گل آئی ہوا گلزار سارا بوستاں
عیش کی دریا میں لہریں ہیں مسرت کی رواں

رب اکبر نے پسر بخشا مبارک ہو عبید
بیگم حسرت و حسرت کو مبارکبادیاں

عیش بہجت جشن عشرت ہو مبارک آپکو
ایسی ایسی بیسیوں خوشیاں ہوں رب مہرباں

علم و اخلاق و کرم میں جو یگانہ آج ہیں
ان کے بیٹے کو دیا حق نے پسر فخر زماں

مختصر سی تہنیت دیتی ہوں ای پیاری بہن
سمع عالی پر سخن میرا مبادا ہو گراں

اے خدا مولود یہ محمود ہو مسعود ہو
علم میں دانش میں سیرت میں ہو یکتائی زماں

اے خدا پھولے پھلے پروان چڑھے یہ نونہال
پوتا خوش رو آپکا ہو کامگار و شادماں
دوستوں کو آپکے حاصل ہو دنیا میں خوشی
دشمن بد بیں ہوں مشق انقلاب آسماں

از خاقانی بیگم صاحبہ مصر

بخت پر نازاں ہی اپنے یہ بفضل کردگار
بیگم حسرت کو دیتی تہنیت ہے خاکسار
مژدہ جاں بخش نے بخشی مسرت ہی نئی
فرط بہجت سے ہے دل لبریز حمد کردگار
گلشن حسرت میں پیدا وہ ہوا ہے نونہال
ایک مدت سے خدایا تھا دلوں کو انتظار
حق نے پوتا آج شیروانی ذیشاں کو دیا
بیگم حسرت مبارک آئی گلشن میں بہار

صدق دل سے ہے دعا یہ مخلص ناچیز کی
ہو نہال آرزو پر سایۂ پروردگار

زندہ و شاداں رہیں یارب صدوسی سال تک
والد و جد مکرم جدۂ والا تبار

ہو سنین خضر سے ہمسر خدا طفل عبید
گلشن حسرت میں اے خالق رہے تازہ بہار

دوستوں کو ہو میسر شادمانی اور رہیں
حاسد بدبخت گرفتار بلائے روزگار

از عائشہ سلطانہ صاحبہ ہری پور
ہزارا

ہو مبارک تمہیں فرزند عبید الرحمٰن
مثل گل گلشن عالم میں رہو تم خنداں

چمن دہر میں سرسبز رہیں شاد رہیں
باغ عالم میں پھلیں پھولیں حبیب الرحمٰں

ایسے خرم و دل شاد رہیں دُردانہ
ان کے گلشن میں خدایا نہ کبھی آئے خزاں

اور اولادِ جواں بخت جواں سال رہے
عمر و اقبال میں برکت ہو بفضل یزداں

رہیں شروانی ذیشان سدا با حشمت
اے خدا صدر صدورِ دکن ہو صدرِ جہاں

جشنِ عشرت رہے کاشانۂ حسرت میں مدام
آل و اولاد پہ حسرت کی ہو فضلِ رحماں

صد و سی سال کی دے عمر نہال نو کو
باپ دادا کے رہے سایہ میں شاداں فرحاں

جاہ میں منصب و عزت میں عطا کر رتبہ
حکمت و فلسفہ میں علم میں یکتائے زماں

از منوری بیگم صاحبہ پیپاڑ (ماڑواڑ)

ترا شکر ہے رب خلّاق و داور
ترا ذکر ورد زباں حمد لب پر
بہار آئی انداز نو سے چمن میں
خراماں خراماں معطر معطر
خدا نے دیا پوتا حسرت کو ایسا
ہوا جس سے شرمندہ مہتاب انور
اب وجد کو یارب مبارک مبارک
یہ مولود مسعود، میموں، مظفر
رہیں دادی ذی وجاہت سلامت
رہیں جدّ والا معظم مفخّر
پدر کو رکھے شاد آباد خالق
ہو اقبال و دولت فزوں سے فزوں تر

زمانہ میں اولاد وہ نام پائے
کہ خلقت بنائے اسے اپنا رہبر
عطا خضر کی عمر مولود کو ہو
ہو جاہ سلیمان و بخت سکندر
علوم زمانہ میں ہو بے یگانہ
سپہر جلالت کا تابندہ اختر

از ثروت جہان بیگم صاحبہ نجستہ کوئٹہ بلوچستان

مرحبا اے نسیم بستانی
حبذا اے بہار رضوانی
شکر ہے شکر فضل یزدانی
ہوگئی ہے زمین نورانی
نورِ دیدہ حبیب رحمان کو
کیا ہی بخشا خدا نے لاثانی

بچہ خوش رُو عبید رحمٰن کا
ہو مبارک جناب شروانی
کیوں نہ دل سے کہوں مبارکباد
ہے مسرت کی جب فراوانی
تہنیت کیوں نہ دوں نفیس دلہن
قلب ہے آج صرفِ شادانی
ختم کر دے خجستہ طولِ بیاں
اب طبیعت کو دے نہ جولانی
بخت و اقبال پائے یہ بچہ
اور ملے عمرِ خضر طولانی
فضلِ خلّاق دو جہاں کا رہے
سر پہ ہو ظلِّ لطفِ سبحانی

از شوکت النسا بیگم صاحبہ پشاور

آج دیکھو نیا ہے رنگ چمن
مسکراتے ہیں نسترن و سمن
آسماں زر فشانی کرتا ہے
ہے اگلتی زمین لعل یمن
جلوۂ رخ سے مہر تاباں کے
عکس انوار آب گنگ وجمن
تہنیت دو حبیب رحمٰں کو
ہو مبارک وزیر دین دکن
پوتا مسعود و نور دیدہ ہے
ہو مبارک تمہیں نفیس دلہن
جشن عشرت ہو بارہا ایسے
رحمت حق ہو تم پہ سایہ فگن
باغ عالم میں تم پھلو پھولو

رہے شاداب آپ کا گلشن
ختم کر اب دعا پہ اپنا سخن
شاد ماں رکھے تم کو ربّ زمن

از بیگم صاحبہ ضیاء الحسن صاحب، بصرہ

آج آئی گلوں میں رعنائی
مژدۂ خوش نسیم ہے لائی
ہے نوید ولادت مسعود
ورنہ پھرتی صبا نہ اٹھلائی
ہو مبارک یہ پوتا با اقبال
اے مہ اوج عدل آرائی
ہو مبارک تمہیں نفیس دلہن
کہ چمن میں نئی بہار آئی
پدر نیکخو مبارک ہو
یہ مسرت یہ جشن آرائی
نور دیدہ ہے یہ سلیماں بخت

زینت افروز شان دارائی

علم میں حوصلہ میں ہمت میں
ہو یہ یکتا، جہاں ہو شیدائی

کوئی ہمسر نہ ہو زمانہ میں
ہو بصیرت فروز دانائی

از سروری بیگم صاحبہ امرکین مقیم حال کلکتہ

نشاط افزا الہٰی آج کس کا جشن عشرت ہے
کہ طوفاں آفریں ہر موج دریا سے مسرت ہے

خوشی و شادمانی کے ہر اک سُو آج چرچے ہیں
کہ خلقت ساری سرمست خمار جام عشرت ہے

نوا ریز ترنم، عندلیبان گلستاں ہیں کہ
دم جاں بخش عیسیٰ، گلشن عالم کی نزہت ہے

مبارک ہو نفیس نیک خوے نیک سیرت کو

خدا کے فضل سے یہ جشن میمون ولادت ہے
دیا رشک قمر پوتا خدا نے اپنی بخشش سے
یہ فرزند عبید خوش خصال ابن حسرت ہے
یہ مولود قمر طلعت ہمایوں فر مبارک ہو
نہال نورس امید یہ گلشن کی زینت ہے
نہ دوں کیوں تہنیت دُر دانۂ فرخندہ اختر کو
وہ ہیں جن کا کہ عالم زیر بار لطف و منت ہے
نفیس دلہن تزئین بزم صنف نسوانی
وہ جن کی ذات شمع نور افروز ہدایت ہے
سراپا خُلق ہیں مجموعہ اوصاف حسنہ ہیں
نہایت مہربانی جن کی اک فطری جبلت ہے
وہ ایسی مہربان و بے ریا ہمدرد ملت ہیں
پے صنف ضعیف و زار سایہ جن کا رحمت ہے
طبیعت کی منیر دستگیر بینوایاں ہیں
سزاوارِ ستائش موجب تحسین طینت ہے

زنانہ انجمن کے معتمد ہیں، فخر نسواں ہیں جو
انہیں کا حوصلہ عقدہ کشائے راز ملت ہے
ہر اک گوشہ میں جو آوازہ ہے تعلیم نسواں کا
یہ دُردانہ کی ترغیب ترقی کی بدولت ہے
انہیں بہبودیٔ نسواں کی دھن بے چین رکھتی ہے
وہ سرگرم مشاغل ذات والا صرف محنت ہے
مبارک نخل امید تمنا کا ثمر تم کو
پھلے پھولے یہ پودا تو بہار باغ حسرت ہے
مبارک ہو نبیرہ حسرت و دُردانہ دونوں کو
ولادت باسعادت موجب صد یمن و برکت ہے
دعا ہے سروری بیگم کی تجھ سے خالق یکتا
گلوں میں گلشن عالم کے جبتک رنگ و نزہت ہے
رہیں سیراب جبتک تشنگان بادۂ حکمت
جہاں میں جب تلک یہ دَور صہبائے مسرت ہے
رہے سرسبز یارب گلشن حسرت و دُردانہ

کہیں آمین سب، کہ جوش پر دریائے رحمت ہے

از جعفری بیگم صاحبہ متخلص ریحانہ، بمبئی

خوشا وہ وقت مسرت میں جو گزر جائے
زہے وہ بخت کہ اقبال جس کا یاور ہو
بہار آئے چمن میں، چمن بہار پہ ہو
سحر میں نور ہو اور نور صبح گستر ہو
ہر ایک سانس میں ہو فرحت نسیم بہار
ہر ایک بات میں رنگینیٔ گُل تر ہو
نظر فروز ہو نظارۂ رُخ گلگوں
شکیب سوز خیال جبین دلبر ہو
غرض وہ وقت مسرت ہے قدر کے قابل
جو ساز گار تمنائے روح پرور ہو
اگرچہ آتا ہے کم زندگی میں ایسا وقت

مگر جب آئے غنیمت نہ پھر وہ کیونکر ہو
پھر ایسے وقت کلی دل کی کیوں نہ کھل جائے
صدائے نغمۂ عشرت نہ کیوں زباں پر ہو
زباں پہ آئی ہے بے ساختہ مبارکباد
خموشی مہر لب ایسے میں ہو تو کیونکر ہو
گل حدیقۂ عیش جہاں نفیس دلہن
خدا کے فضل کا سایہ تمہارے سر پر ہو
دیا خدا نے تمہیں آج چاند سا پوتا
نشاط روح یہ پیغام روح پرور ہو
رہے بہار پہ تا حشر گلستان مراد
سدا بہار پہ عشرت کا وہ گل تر ہو
جبین ناز سے ساطع ہو جلوۂ اقبال
یہ رشک رونق خورشید و ماہ و اختر ہو
وہ اوج صولت اقبال ہو کہ یہ مولود
زمیں پہ غیرت معراج چرخ اخضر ہو

سراپا عجز ہوں میں اور تم ہو غیرت مہر
تمہاری مدح کا ہو حق ادا تو کیونکر ہو

دعا یہ کرتی ہے ختم کلام ریحانہ
الٰہی باغ میں تا جلوۂ گل تر ہو

بہار آئے کھلیں پھول اے خدا جبتک
زمیں سے تا بہ فلک دلکشی کا منظر ہو

دل محیط مسرت ہو جلوہ گاہ نشاط
خوشی کا نور نثار جبین انور ہو

جہاں میں آپ سلامت رہیں ہزار برس
ہمائے عیش جہاں سر پہ سایہ گستر ہو

مبارک باد از دُردانہ بیگم حسرت

کیوں یہ اترائی ہوئی باد صبا آتی ہے
کیا کسی تازہ مسرت کی خبر لاتی ہے

پھول کھلتے ہیں کہ بادِ سحری با صد ناز
مژدۂ عیش دمِ صبح سنا جاتی ہے
لے اڑی جذبۂ دل بلبلِ آشفتہ مزاج
بوئے گل صحنِ گلستاں کی ہوا کھاتی ہے
چھیڑ دیتی ہے جو تاثیرِ نسیمِ گلشن
آتشِ جلوۂ گل اور بھڑک جاتی ہے
پھول جامہ میں سماتے نہیں پھولے کہ نسیم
آمدِ فصلِ بہاری کی خبر لاتی ہے
روپ پھر آج بدلتے ہیں نیا نخلِ چمن
پھول کا رنگ نکھرتا ہے بہار آتی ہے
نشۂ بادۂ عشرت سے ہے ہر گل سرمست
شاخِ گل جھوم رہی ہے کہ لچک جاتی ہے
دیکھ کر غنچۂ سربستہ کا اندازِ سکوت
بے حجابانہ لبِ گل پہ ہنسی آتی ہے
اس قدر عیش کی افراط الٰہی کیا ہے

ہر کلی باغ تمنا کی کھلی جاتی ہے
بن گیا صحن چمن بزم طرب بزم سرور
چار سو نغمۂ عشرت کی صدا آتی ہے
دیکھ کر شورش ہنگامہ طوفان نشاط
چشمۂ آب میں ہر موج تڑپ جاتی ہے
راگ گاتی ہے نیا بلبل بستان طرب
دل میں ہر نغمہ کی آواز اتر جاتی ہے
تھی یہی محویت فکر کہ آئی آواز
طبع خود گوہر مقصود کو پا جاتی ہے
کھل رہا ہے چمنستان جناب حسرت
یہ اسی باغ تمنا میں بہار آتی ہے
شکر صد شکر دیا اُن کو خدا نے پوتا
چشم مہ جس کے تصور سے جھپک جاتی ہے
غنچہ تازہ رس باغ تمنا ہے یہ
شوخی جلوۂ گل جس پہ مٹی جاتی ہے

دہر میں فخر اب و جد ہو یہ مولود سعید
ہر گھڑی میری زباں پر یہ دعا آتی ہے
نور حسرت کو دیا نور خدا نے ایسا
شمع سے محفل شب جیسے چمک جاتی ہے
ایخدا دھر میں یوں اس سے اجالا ہو جائے
مہر تاباں سے زمیں جیسے ضیا پاتی ہے
حضرت خضر کا ہمسن ہو خدا طفل عبید
لب پہ دُردانہ کے ہر دم یہ دعا آتی ہے
باپ اور دادا کا سایہ رہے سر پر اسکے
یہ دعاؤں سے سوئے عرشِ بریں جاتی ہے
فرط بہجت سے ہے جو حال بتاؤں کیونکر
خود بخود دل کی کلی آج کھلی جاتی ہے
شادمانی کا تلاطم ہے دلوں میں ایسا
لہر دریائے مسرت میں نئی آتی ہے
یہ خوشی پوتے کی سو بار مبارک حسرت

آج مدت کی تمنا ہے جو بر آتی ہے
یونہی یہ بھی ہو پے گلشن ارماں تم کو
جیسے تمہید طرب بن کے بہار آتی ہے
تم ہو وہ بزم صدارت کی ہو رونق جس سے
تم ہو وہ خلق خدا جس پہ مٹی جاتی ہے
پرتو رخ کی تجلی کا ہے عالم ایسا
چاندنی بھی تو ترے نور سے شرماتی ہے
بزم ملت کی ہے تزئین تمہارے دم سے
شان اجلال ترے دل کو بڑھا جاتی ہے
دست تدبیر تمہارا جو بنے عقدہ کشا
جنکی بگڑی ہوئی تقدیر ہے بن جاتی ہے
تم ہو وہ مہر جہانتاب کہ ساری دنیا
تابش برق تجلی سے ضیا پاتی ہے
شمع تنویر ہدایت تری اے فخر جہاں
شان و توقیر کو ملت کی بڑھا جاتی ہے

ایک عالم میں ہو مشہور ہے یہ حسن صفات
سب میں ممتاز ہو یہ مرتبہ ذاتی ہے
دہر موہوم مگر حسن عمل نقش دوام
یہ نفی بھی تو تمہارے لئے اثباتی ہے
روک خامہ کی زباں طول سخن تا بیجا
کہ سر دست اجابت کی صدا آتی ہے
کر دعا خالق اکبر سے یہ اے دُر دانہ
جس طرح گلشن عالم میں بہار آتی ہے

یونہی سر سبز رہے گلشن حسرت یارب
تا ابد اس پہ رہے سایۂ رحمت یارب